

کتاب نما

عہد نبویؐ میں ریاست کا نشووار تقا، ڈاکٹر شاہ احمد۔ ناشر: نشریات، ۳۰۔ اردو بازار، لاہور۔
صفحات: ۵۰۳۔ قیمت: درج نہیں۔

زیر نظر کتاب ڈاکٹر شاہ احمد صاحب کے پی اسچ ڈی کے تحقیقی مقامے پرمنی ہے۔ ۵۰۰ سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی اس کتاب میں جس بنیادی موضوع کا جائزہ لیا گیا ہے وہ عالم اسلام کے لیے ہی نہیں بلکہ جدید مغربی مفکرین اور ان کے زیر اثر تربیت پانے والے مسلم دانش ورثوں کی توجہ کا بھی مرکز رہا ہے۔ پاکستان کے قیام اور مستقبل کے حوالے سے بھی یہ موضوع غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ بعض حضرات اسلام کے سرسری مطالعے کی بنیاد پر اور اسلام کو دیگر مذاہب کی طرح ایک مذاہب تصور کرتے ہوئے اس راستے کا اظہار کرتے رہے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثالی معاشرہ تو قائم کیا تھیں نہ قرآن میں اور نہ سنت میں اسلامی ریاست کی کوئی واضح شکل ملتی ہے اور نہ کوئی دلیل۔ اس لیے اسلام نہ ہی تعلیمات و عبادات کا ایک مجموعہ ہے اور اس کا کوئی تعلق ریاست کے ساتھ نہیں ہے بلکہ بعض دانش ورثیہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اسلام کو ریاست اور ریاست کے معاملات میں شامل کیا گیا تو مذہبی جنونیت، شدت پسندی کو تقویت ملے گی اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے حقوق کی پامالی عمل میں آجائے گی۔

یہ کتاب ایک تحقیقی مقامے کی حیثیت سے ان تمام بے بنیاد تصورات کی نظری، عقلی اور تاریخی شواہد کے ذریعے سنجیدہ اور غیر جذباتی تردید ہے۔ کتاب کئی تحقیق ہونے کے حوالے سے برعظیم پاک و ہند کے نام و نہاد و مفکر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے تحریر کردہ پیش لفظ میں جو راستے دی گئی ہے وہ ایک اعلیٰ علمی شہادت کی حیثیت رکھتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی ناس بھی یہ بات کہہ سکتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن کریم اور

خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے بھیجا کہ مذاہب عالم میں ایک مذہب کا اضافہ ہو جائے اور جس طرح یہودی، عیسائی، بدھ، زرتشت یا ہندو اپنے مذہبی رسم و عبادات پر عمل کرتے تھے، ایک اور قوم ایسی پیدا ہو جائے جو مختلف انداز میں عبادات اور پہنچ مخصوص تہوار منالیا کرے۔ قرآن کریم اور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کا بنیادی مقصد دنیا سے ظلم و طغیان کو مٹا کر عدل اور علم وہدایت پر بنی نظام حیات کا قیام تھا۔ اس بنیاد پر کمی دور ہو یا مدنی، دونوں ادوار میں اصل تعلیم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حاکیت اعلیٰ کا قیام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے ذریعے قرآن کی معاشری، سیاسی، ثقافتی اور معاشرتی تعلیمات کا عملی مظاہرہ تھا، تاکہ قیامت تک کے لیے انسانیت کے سامنے تعلیمات، احکام وہدایات قرآنی کے نفاذ کا طریقہ اور تاریخی شواہد کے ذریعے انسانیت کے معاشرتی، سیاسی و معاشری مسائل کا واضح، متعین اور عملی شکل میں آجائے۔ گویا مدنیت کی اسلامی ریاست قرآن کریم کی سیاسی، معاشری اور معاشرتی تعلیمات کی تفسیر و تشریع و تصریح کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس ریاست کا نشووار قاتا کتاب کا موضوع ہے۔ مصنف نے قرآن و حدیث، معروف تقاضیر، مشہور تاریخی مصادر اور بعد کے لکھنے والوں کی تحریرات کا تحقیقی مطالعہ کرنے کے بعد حاصل مطالعہ کو اپنے قارئین کے سامنے انتہائی موثر، مدلل اور سادہ انداز میں پیش کر دیا ہے، جس کے لیے وہ مبارک باد کے سختی ہیں۔ کتاب کی نمایاں خصوصیات میں اس کا مستند و معتمد مصادر پر بنی ہونا اور غیرجانب دارانہ تحقیق ہے۔

قرآن کریم، احادیث اور سیرت طیبہ کے مطالعے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوریاست مدینہ منورہ میں قائم کی، وہ ایک مکمل ریاست تھی جس میں ریاست کے سیاسی، معاشری، معاشرتی، تعلیمی، فلاحی، قانونی و طائفی کوآپ نے اپنی حیات مبارکہ ہی میں واضح شکل دے دی تھی۔ ظاہر ہے اس بنیادی خاکے میں بعد کے ادوار میں معاشرتی اور معاشری ضروریات کے پیش نظر مزید اضافے ہونے فطری تھے لیکن بنیادی تصورات، بنیادی اوارے اور بنیادی خدو خال کے حوالے سے خود خاتم النبین نے اس کام کو اپنی حیات مبارکہ میں مکمل فرمادیا اور یہی قرآن کریم کے ارشاد کا مفہوم ہے جس میں اسلام کے مکمل کیے جانے کا تذکرہ ہے۔

(المائده ۳:۵)

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ پر قائم ہونے والی اس ریاست میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے خلیفہ فی الارض یا سربراہِ مملکت کی تھی۔ جو نظام قائم کیا گیا اس کی بنیاد شوریٰ اور مالی، عسکری، انتظامی اور عدالیہ کے اداروں کے استحکام پر تھی۔ مصنف نے بڑی عرق ریزی سے اس پورے نظام کا نقشہ باب پنجم میں (ص ۲۸۵ تا ۲۸۰) اصل مصادر کی مدد سے پیش کر دیا ہے۔

مصنف نے ۲۰ ویں صدی کے معروف مسلم مفکرین سے، جنہوں نے اسلام کے سیاسی نظام اور اسلامی ریاست کے موضوع پر اظہار خیال کیا ہے خصوصاً سید ابوالاعلیٰ مودودی[ؒ]، محمد اسد، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، امین احسن اصلاحی[ؒ] اور مولانا گوہر رحمٰن[ؒ] کی تصانیف و تحریرات سے بھی جائجا استفادہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر ثارا حامد صاحب کی یہ کتاب ہر علمی کتب خانے میں رکھنے کے قابل ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں اس محققانہ مقام لے کو تحریر کرنے پر بہترین اجر سے نوازے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

سیرۃ البخاری، مولانا عبدالسلام مبارک پوری، تعلیق و تجزیع: ڈاکٹر عبدالعزیم، عبدالعزیم بتوی۔

ناشر: نشریات، ۲۰۔ اردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۳۲۱-۳۵۸۹۳۱۹۔ صفحات: ۵۰۸ [بڑی تقطیع]۔

قیمت: درج نہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری (۱۹۳ھ-۲۵۶ھ) نے کم سنی ہی میں اہل علم اور اساتذہ فتن حدیث کی نظر میں بے مثل مقام پالیا تھا وہ بہت کم افراد کو نصیب ہوتا ہے۔ عربی زبان میں امام بخاری پر سوانحی ذخیرہ بہت وسیع ہے مگر ایک صدی قبل تک اردو میں ایسی مستند کاؤش موجود نہ تھی۔ اس ضرورت کو مبارک پور (بھارت) کی زرخیز زمین کے مایہ ناز سپوت مولانا عبدالسلام مبارک پوری نے نہایت اعلیٰ معیار پر پورا کیا۔

سیرۃ البخاری کے نام سے فاضل مصنف نے نواباں اور خاتمے پشمائل کتاب کے اندر موضوع کا حق ادا کیا ہے۔ امام بخاری کی ولادت و تعلیم سے لے کر روایت و تدوین حدیث اور علم رواۃ پر محققانہ اسلوب میں معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ امام کے ابتدائی اساتذہ میں نام ور علماے حدیث کا تذکرہ و تعارف، امام کے علمی و اخلاقی اوصاف کا بیان، آپ کے ۱۳۲ کے اساتذہ و شیوخ [جن میں امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں] کی نظر میں آپ کا مقام، اقران و معاصرین کے نزدیک آپ